فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے کہ روز ایک فرشتہ ندا کرتا ہے:

اللّٰھُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكَ مَالٍ تَلَفًا

اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو اور زیادہ عطا فرما، اور مال روکنے والے کے مال کو ہلاک فرما

(معجم الاوسط، رقم: ۸۹۳۵)

سخاوت

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

(بانی و سرپرستِ اعلیٰ سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

مصنف

مفتی محمد راشد القادری

(اسلامک ریسرچ اسکالر و ممبر: شریعہ بورڈ آف سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ)

(لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

آزاد پبلشرز

۵۶، اردو بازار کراچی

: 32631839,32620178 FAX : (92-21) 32627659

website : www.azadpublishers.com

E-mail : azadpublishers@gmail.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ﴿سخاوت﴾ منظر عام پر آرہی ہے۔

یوں تو ہر موضوع اپنا ایک قدر ومقام رکھتا ہے، مگر کچھ موضوعات ایسے ہیں جن کی اہمیت بہت زیادہ ہے مگر اس کی طرف ہماری توجہ بہت کم ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایمان: صبر وسخاوت کا نام ہے

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: جنت سخی لوگوں کا گھر ہے

اس موضوع کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے الگ سے ایک جامع کتاب کی ضرورت تھی، جس میں سخاوت کی فضیلت واہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں موجود ہو تو اس کمی کو صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے پورا کر دیا۔ انہوں نے اسے بڑے احسن انداز میں تصنیف کیا ہے۔ اور اس کتاب میں اس بات کی جگہ جگہ وضاحت کی ہے کہ حاجت مندوں کی حاجت بغیر جذبۂ سخاوت کے ممکن نہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مصنّف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں جذبۂ سخاوت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ **آمین یا ربّ العٰلمین۔**

العارض

محمد لطیف فاروق قادری

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	﴿مقدمہ﴾	05	26	سخاوت ہر اللہ والے کی خوبی ہے	28
02	اللہ خرچ کرنے کی دعوت دیتا ہے	05	27	صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سخاوت	28
03	شیطان خرچ سے روکنے کی دعوت دیتا ہے	05	28	حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سخاوت	30
04	مسکین سائل کو خالی مت لوٹانا	06	29	سخاوت عزّت بچاتی ہے	32
05	سَخا کی تعریف	08	30	حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سخاوت	33
06	جُود کی تعریف	08	31	حضرت امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کی سخاوت	35
07	بُخل کی تعریف	08	32	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت	36
08	شُحّ کی تعریف	08	33	لوگوں کی حاجات بغیر سخاوت کے پوری نہیں کی جاسکتیں	37
09	سخاوت	08	34	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی سخاوت	38
10	سخاوت عبادت ہے	09	35	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخاوت	39
11	سخاوت رسول اللہ ﷺ کی خاندانی علامت ہے	10	36	حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سخاوت	39
12	رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے	10	37	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی سخاوت	40
13	رسول اللہ ﷺ کا کمالِ سخاوت	11	38	حضرت عبیداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سخاوت	40
14	سخاوت بندے کو محبوب بنادیتی ہے	12	39	حضرت قیس بن سلع انصاری رضی اللہ عنہ کی سخاوت	41
15	رسول اللہ ﷺ کا چادر عطا فرمانا	13	40	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی سخاوت	41
16	سخاوت کے صدقے قبول اسلام	14	41	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا عالَم	42
17	اپنے تن کی قمیص تک عطا فرمادی	15	42	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سخاوت	43
18	قرضہ لے کر حاجت پوری کرنا	16	43	حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی سخاوت	43
19	بحرین کا اموال اور سخاوتِ رسول ﷺ	17	44	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی سخاوت	44
20	اُحد پہاڑ برابر سونا	21	45	حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت	44
21	رسول اللہ ﷺ کس طرح مال خرچ فرمایا کرتے تھے؟	23	46	روزانہ اسّی (۸۰) اصحابِ صفّہ کو کھانا کھلانا	45
22	رسول اللہ ﷺ اپنے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے	25	47	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت	45
23	سخاوت کا خوبصورت انداز	26	48	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت	45
24	جفا کرنے والوں پر بھی سخاوعطا کا حکم	27	49	قرض لے کر کھانا کھلانا	46
25	آٹے کی ٹوکری	27	50	گوشت اور مالیدہ کا پیالہ	46

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
51	گھر کی سیڑھی ٹوٹ گئی	47
52	اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت	47
53	اپنا خیال کئے بغیر ایک لاکھ اسّی ہزار دینار تقسیم کرنا	48
54	اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت	48
55	مسکینوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانا کھلانا	49
56	اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت	49
57	حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی سخاوت:	49
58	روزانہ تین سو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا	50
59	حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت	50
60	علمائے دین کو بیت المال سے وظائف کی ادائیگی	51
61	حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور علمائے کرام کی قدر	51
62	علمِ دین حاصل کرنے والوں پر خصوصی توجّہ	51
63	حضرت سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اندازِ حاجت روائی	52
64	حاتم طائی سے بڑھ کر سخی	53
65	حاتم طائی کی سخاوت کی وجہ سے ہلکا عذاب	54
66	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	54
67	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی سخاوت	55
68	بزرگانِ دین کی سخاوت کا عالَم	56
69	خرچ کرو! عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو	57
70	ایسے ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے	58
71	سخاوت کے فضائل	59
72	سخاوت ایمان ہے	59
73	سخاوت افضل عمل ہے	60
74	سخاوت جنت میں جانے کا ذریعہ ہے	60
75	سخی پر خصوصی نوازش	60
76	سخاوت کے صدقے قتل سے حفاظت	61
77	جنت سخی لوگوں کا گھر ہے	61
78	ابدال کا جنت میں سخاوت کی وجہ سے داخلہ ہوگا	62
79	سامری قتل سے کیوں بچ گیا؟	62
80	سخاوت کے ساتھ نرمی لازمی ہے	63
81	موت کے وقت سخاوت بھی فائدہ نہیں دیتی	63
82	سخی وبخیل کی مثال	63
83	سخاوت وبخل کی مثال	64
84	غریب آدمی بھی سخی ہوسکتا ہے	66
85	بخیل وسخی کی مثال	66
86	سخی مؤمن کے ساتھ نزع میں نرمی برتی جاتی ہے	67
87	ایثار کتنی بڑی نعمت ہے اندازہ لگائیں!	67
88	جذبۂ سخاوت کے بغیر ایثار ممکن نہیں	68
89	حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ	68
90	جب تک خزانے میں رقم ہے دیتے چلے جاؤ	70
91	ماٰخذ ومراجع (Bibliography)	71

﴿مقدّمہ﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَحۡمَةٍ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِO بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

اللہ خرچ کرنے کی دعوت دیتا ہے:

وَاَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡ لَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ

اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا (۱)

And spend something out of Our provision in Our way before death comes upon any of you and say, O my Lord! Why did You not grant me respite for a little time, so that I might have given alms and been among the righteous.

شیطان خرچ سے روکنے کی دعوت دیتا ہے:

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے

---

(۱) القرآن المجید، سورۃ المنافقون ، سورۃ نمبر ۶۳ ، پارہ :۲۸، آیت ۱۰

وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔(۱)

The devil dreads you of destitution and commands you of lewdness, and Allah promises you forgiveness and abundance. And Allah is All-Embracing All-Knowing.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آسمان کے دروازوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے:

مَنْ يُّقْرِضُ الْيَوْمَ يَجْزُ غَدًا

جوآج قرضہ دے گا کل جزا پائے گا

ایک فرشتہ دوسرے دروازے سے کہتا ہے:

اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكَ مَالٍ تَلَفًا

اے اللہ عزّ وجلّ !مال خرچ کرنے والے کو اور زیادہ عطا فرما

اور مال روکنے والے کے مال کو ہلاک فرما(۲)

مسکین سائل کو خالی مت لوٹانا:

ایک مرتبہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْناً وَّ اَمِتْنِىْ مِسْكِيْناً وَّاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ اور حالتِ مسکینی میں مجھے

دُنیا سے اُٹھا اور قیامت میں مسکینوں میں میرا حشر فرما۔

(۱) القرآن المجید، سورۃ البقرۃ ، سورۃ نمبر ۲ ، پارہ :۳، آیت ۲٦۸

(۲) معجم الاوسط للطبرانی ، باب میم ، من اسمه : المقدام ، رقم الحدیث : ۸۹۳۵

یہ دُعا سن کر اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی دعا کیوں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَآئِهِمْ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

بلاشبہ مسکین لوگ مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے

اِس کے بعد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا!

لَا تَرُدِّی الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

کبھی مسکین سائل کو خالی مت لوٹانا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے دینا۔

پھر ارشاد فرمایا:

يَا عَائِشَةُ أَحِبِّی الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے عائشہ رضی اللہ عنہا! غریبوں سے محبت کرو انہیں اپنے نزدیک رکھو، خدا بھی تم کو اپنے سے نزدیک کرے گا۔(۱)

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ ہمیں اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ اور جذبۂ سخاوت کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اس کاوش کو قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد راشد القادری بن محمد حیات بن نور محمد بن محمد بخش عفی عنہم
اسلامک ریسرچ اسکالر، رکن شرعیہ بورڈ آف سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

(۱) سنن ترمذی، كتاب الزهد، باب: ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم رقم الحديث: ٢٣٥٢، ج ٤، ص ٥٧٧

سَخا کی تعریف:

سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دُوسروں کو بھی کھلائے۔

جُود کی تعریف:

جود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسرے کو کھلائے۔

بُخل کی تعریف:

بخل یہ ہے کہ خود کھائے دُوسرے کو نہ دے۔

شُحّ کی تعریف:

شُحّ یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے۔(۱)

سخاوت:

سخاوت یہ ہے کہ جس چیز کی خود کو ضرورت نہ ہو وہ کسی محتاج کو دیدے۔ سخاوت میں ایثار کا سب سے بلند مرتبہ ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اپنی ضرورت کے باوجود کوئی چیز دوسرے کو دیدینا۔(۲)

کمال درجہ کی سخاوت کو ایثار کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید و فرقان حمید میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

(۱) تفسیر القران خزائن العرفان ، تحت الآیة : ۳۷ ، سورة النساء

(۲) احیاء علوم الدین ، کتاب ذم البخل و ذم حب المال ، باب : بیان الآثار وفضله ج ۳ ، ص ۲۵۷

اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَيُّمَا رَجُلٍ إِشْتَهٰى شَهْوَةً فَرَدَّ شَهْوَتَهٗ، وَآثَرَ عَلٰى نَفْسِهٖ غُفِرَلَهٗ

جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر اپنی خواہش ترک کر دے اور

دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی۔(۲)

سخاوت عبادت ہے:

سخاوت ایک عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکرانے کی ایک ادا کا نام ہے۔ ربّ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو اسی کے بندوں کو نواز دینا یہی سخاوعطا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے سخاوت کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔ آپ ﷺ نے ہر چیز کو اللہ کی راہ میں لُٹا دیا اور جتنا بھی تھا سارا اللہ کی راہ میں دے دیا اور اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ رکھا۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو حضرت جویریہ بن حارث کے بھائی ہیں وہ فرماتے ہیں:

مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا

رسول اللہ ﷺ نے وصال مبارک کے وقت ترکہ میں درہم، دینار، لونڈی

غلام وغیرہ کسی قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔(۳)

---

(۱) القرآن المجید، سورة الحشر، سورة نمبر ۵۹، پارہ :۲۸، آیت ۹

(۲) الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، عمرو بن خالد، الرقم : ۱۲۸۹، ج ٦، ص ۲۲۳

(۳) صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصایا وقول النبی ﷺ، رقم الحدیث : ۲٥۳٤، ج ۹، ص ۲٦۷

سخاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاندانی علامت ہے:

حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ جن کا اصل نام عمرو تھا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّ اعلیٰ ہیں۔ قدرت نے انہیں سخی اور فیاض دل عطا فرمایا تھا۔ آپ قوم کے غم میں پریشان رہتے تھے۔ جب بھی قوم کو قحط اور بھوک کا سامنا ہوتا تو ہمیشہ امداد کے لیے میدان میں آتے۔ یہ ان کا دائمی معمول تھا۔ ہر موقع پر مخلوقِ خدا کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہتے اور سب جمع پونجی لٹا دیتے تھے۔ آپکے اسی معمول نے آپ کو عمرو سے ہاشم بنا دیا۔

واقعہ یوں ہوا کہ بارش رک گئی، خشک سالی نے عوام کو بے حال و پریشان کر دیا۔ آہستہ آہستہ فاقوں تک نوبت آ گئی۔ آپ سے غرباء و مساکین اور مفلوک الحال عوام کی یہ حالت نہ دیکھی گئی کچھ اونٹ ذبح کیے گوشت کا شوربہ بنایا، روٹی پکوا کر توڑ توڑ کر شوربے میں بھگوئی اور اسے ثرید کی شکل دے دی، پھر بھوکے لوگوں کو دعوت عام دی۔ جب بھوکے سیر ہو گئے اور تنِ ناتواں میں جان آ گئی زبان سے دعائیں نکلیں اور وہ بیک زبان کہنے لگے: خدا ہاشم کو سلامت رکھے جس نے ہمیں یہ روٹی توڑ کر شوربے میں بھگو کر کھلائی ہے۔

ہاشم کا معنیٰ ہے توڑنے والا۔ کیونکہ آپ نے بھوک میں عوام کو اپنے ہاتھوں سے روٹی توڑ توڑ کر کھلائی تھی۔(۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِيُ رَمَضَانَ

(۱) شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة، ج ۱، ص ۷۲

رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہوتے تو آپ کے بحرِ سخاوت میں طغیانی آجاتی۔(۱)

رسول اللہ ﷺ کا کمالِ سخاوت:

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵٦ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ

اللہ کے رسول ﷺ سے کبھی بھی کوئی بھی چیز مانگی جاتی تو وہ کبھی بھی انکار نہ فرماتے

فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ

یہاں تک کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان موجود بکریاں مانگیں تو آپ ﷺ نے وہ بھی اسے عطا فرمادیں۔(۲)

مفتی احمد یار بن یار محمد خان نعیمی اشرفی بدایونی گجراتی (متوفی ۱۳۹۱ھ) اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ اتنی زیادہ بکریاں تھیں جن سے دو پہاڑوں کے درمیان کا سارا جنگل بھرا ہوا تھا یہ سب بکریاں رسول اللہ ﷺ کی اپنی ذاتی تھیں جو کہ غزوۂ حنین میں مالِ غنیمت کے خُمس میں آپ کو ملی تھیں۔

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبیّ ﷺ، رقم الحدیث: ٣٣٦١ ج ٣، ص ١٣٠٤

(۲) الصحیح المسلم، کتاب الفضائل، باب ما سئل علی رسول الله ﷺ شیئا قط، رقم: ٢٣١٢ ج ٤ ص ١٨٠٦

بعض روایات میں ہے کہ صفوان بن امیہ (جو کہ حضور ﷺ کا بدترین دشمن امیہ بن خلف کا بیٹا تھا) اس نے حضور اکرم ﷺ کی یہ بکریاں دیکھ کر عرض کیا تھا یارسول اللہ ﷺ! آپ تو بڑے مالدار ہوگئے ہیں۔ فرمایا: کیسے؟ اس نے عرض کی کہ اتنی زیادہ بکریاں آپ ﷺ اکیلے کی ملک ہیں۔ (اس پر دریائے رحمت وسخاوت جوش میں آگیا اور) ارشاد فرمایا: جاؤ سب تمہیں عطا کیں، لے جاؤ انہیں۔ وہ حیرت سے نبیٔ کریم ﷺ کا منہ تکتے رہ گیا۔ (۱)

امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی: ۲۶۱ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت صفوان جب اپنی قوم میں پہنچے تو کہنے لگے:

أَیْ قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِی عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ

اے میری قوم! مسلمان ہوجاؤ اللہ کی قسم! محمد ﷺ ایسا عطا فرماتے ہیں کہ پھر فقر وفاقہ کا خوف نہیں رہتا۔ (۲) یہی اندازِ سخاوت حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا سبب بنا۔

سخاوت بندے کو محبوب بنا دیتی ہے:

ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی السلمی (متوفی ۲۷۹ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ نے کہا:

أَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ، وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَیَّ، فَمَا زَالَ یُعْطِیْنِی حَتَّی إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَیَّ

---

(۱) مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی اخلاقه وشمائله ج ۸، ص ۶۹

(۲) الصحیح المسلم، کتاب الفضائل، باب ما سئل علی رسول اللہ ﷺ شیئا قط، ج ۴، ص ۱۸۰۶، رقم الحدیث: ۲۳۱۲

رسول اللہ ﷺ حنین کے دن مجھے مال عطا فرمانے لگے حالانکہ آپ ﷺ میری نگاہ میں مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھے، لیکن آپ ﷺ مجھے مال عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ میری نظر میں مخلوق میں محبوب ترین ہو گئے۔(۱)

رسول اللہ ﷺ کا چادر عطا فرمانا:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کے پاس حاشیہ دار چادر لے کر آئی۔ اور کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تا کہ آپ کو پہناؤں۔

حضور اکرم ﷺ کو ان دنوں ایک چادر کی ضرورت بھی تھی آپ نے وہ چادر لے لی اور اسے زیب تن فرما کر صحابہ کی طرف تشریف لائے۔

ایک صحابی نے کہا یارسول اللہ ﷺ یہ چادر مجھے عطا فرما دیں حضور ﷺ جب مجلس سے واپس گئے تو چادر اتار کر اس صحابی کو بھجوادی۔ دوسرے صحابہ نے اس صحابی سے کہا تم نے اچھا کام نہیں کیا۔ تم جانتے تھے کہ حضور کسی سائل کو رد نہیں کرتے۔ اس نے کہا میں نے تو اس لئے یہ چادر مانگی تھی کہ مجھے بطور کفن پہنائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔(۲)

یہ بھی آپکی سخاوت ہی ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی امت کی خیر خواہی کیلئے وقف کر دی، اسی بات کا اعلان اللہ نے قرآن میں کچھ یوں کیا:

---

(۱) سنن ترمذی، کتاب الزکوٰۃ، باب: اعطاء مؤلفۃ قلوبھم، رقم الحدیث: ٦٦٦
ج ٣، ص ٥٣

(۲) صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ والسماحۃ، رقم الحدیث: ١٩٨٧
ج ٢، ص ٧٣٧

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ

وہ تو محض ایک سخت عذاب سے پہلے تمہیں ڈرانے والا ہے۔(۱)

سخاوت کے صدقے قبول اسلام:

امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (متوفی: ۲۴۱ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ایک کافر مہمان آیا آپ نے اس کی ضیافت فرمائی اور حکم فرمایا کہ ایک بکری کا دودھ پیش کیا جائے جب دودھ آیا تو اس نے پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ لایا گیا اس نے پی لیا پھر تیسری بکری کا دودھ لایا گیا اس نے پی لیا حتی کہ سات بکریوں کا دودھ پی لیا پھر جب صبح ہوئی تو اس نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ لانے کا حکم ارشاد فرمایا، اس نے اس کا دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ لایا گیا تو مکمل نہ پی سکا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِىْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِى سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔(۱)

جس کافر مہمان کا حدیث میں ذکر آیا اور پھر وہ صبح ہوتے ہی اسلام لے آئے ان کا نام ہے: حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ۔

---

(۱) القرآن المجید، سورۃ السبأ، آیت ٤٦

(۱) مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی هريرة رضى الله عنه، ج ٢، ص ٣٧٥، رقم الحديث: ٨٨٦٦

اسی مسند احمد میں ان کا واقعہ منقول ہے جوانہوں نے ازخود بیان کیا ہے۔
حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں قبول اسلام سے قبل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے میرے لئے بکریوں کا دودھ پیش کیا جو آپ کے اہل خانہ کے لئے تھا۔ حضور ﷺ نے مجھے سیر ہو کر دودھ پلایا اور صبح میں نے اسلام قبول کرلیا۔
نبیٔ کریم ﷺ کے اہل خانہ نے فرمایا وہ رات ہم نے بھوکے رہ کر گزاری جبکہ اس سے پچھلی رات بھی بھوکے رہ کر گزاری تھی۔(۱)

قربان جائیں! رسول اللہ ﷺ کی عطاء جود و کرم پر کیونکہ سخی تو وہ ہوتا ہے جو خود بھی کھائے اوروں کو بھی کھلائے اور جوّاد وہ ہوتا ہے جو دوسروں کو کھلائے اسے اپنی فکر نہ ہو۔

اپنے تَن کی قمیص تک عطا فرمادی:

ایک مسلمان عورت کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرت موسٰی علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی سخاوت اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے۔

یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور اس نے کہا کہ انبیائے کرام علیہم السلام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں، حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن

---

(۱) مسند احمد بن حنبل، مسند القبائل، حديث ابی بصرة غفاری رضی الله عنه، ج ٦، ٣٩٧
رقم الحديث: ٢٧٢٦٩

سیدِ عالَم ﷺ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انھوں نے چاہا کہ یہود یہ کو حضرت سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرادی جائے۔

چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچّی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قمیص مانگ لائے، اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیبِ تن تھی وہی اتار کر عطا فرمادی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا، اذان ہوئی، صحابہ نے انتظار کیا، حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی، حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسمِ مبارک پر قمیص نہیں ہے۔(۱)

قرضہ لے کر حاجت پوری کرنا:

ایک دفعہ ایک سائل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے تمہاری حاجت پوری ہو۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ تم میرے نام پر قرضہ لے لو جب میرے پاس آئے گا میں قرض ادا کردوں گا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز کی تکلیف نہیں دی جو آپ کی قدرت میں نہیں۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا:

أنفِقْ وَلَا تَخَفْ مَنْ ذی العرشِ إقْلَالًا

یارسول اللہ ﷺ عطا کیجئے اور عرش کے مالک سے تنگی کا خوف نہ کیجئے

---

(۱) تفسیر القرآن خزائن العرفان ، تحت الآیۃ : ۲۹ ، سورۂ بنی اسرائیل

یہ سن کر آپ ﷺ نے تبسّم فرمایا اور آپ کے روئے مبارک پر تازگی و خوشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر فرمایا: اسی کا حکم دیا گیا ہے۔(۱)

بحرین کا اموال اور سخاوتِ رسول ﷺ :

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحرین سے (جزیہ کا) مال لے کر واپس لوٹے تو انصار نے آپ کی آمد کی خبر سنی سب نے صبح کی نماز حضور نبی کریم، رء وف رحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ ادا کی، جب آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم فارغ ہوئے تو سارے انصار سامنے آ گئے، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ لوگوں نے ابوعبیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آمد کی خبر سن لی ہے کہ وہ کچھ مال لائے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ ﷺ ایسا ہی ہے۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ

خوشخبری سنا دو اور اُس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گا۔(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین سے مال لایا گیا یہ سب سے زیادہ مال تھا جو آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اُنْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ

---

(۱) الشمائل المحمدية و الخصائل المصطفوية للترمذی ، باب ما جاء فی خلق رسول الله
رقم الحديث : ٣٥٦ ، ج ١ ، ص ٢٩٤

(۲) صحيح البخاری، كتاب الرقاق،باب مايحذرمن زهرة الدنيا_الخ ، رقم : ٦٤٢٥ ، ص ٥٤٠

اس کو مسجد میں ڈال دو۔

جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اس مال کے پاس بیٹھ گئے اور تقسیم فرمانے لگے۔

فَمَثُلَ عَلَيْهِ قَائِمًا فَلَمْ يُعْطِ سَاكِتًا وَلَمْ يَمْنَعْ سَائِلا

اور مال کے پاس مستقل کھڑے رہے، نہ عطا کرنا روکا اور نہ کسی سائل کو منع کیا کوئی آیا اور کہنے لگا مجھے ایک قبضہ (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر ایک موٹھ بھر) عطا کریں پھر کوئی آیا اور کہنے لگا مجھے دو موٹھ بھر عطا کریں، کوئی آیا کہنے لگا مجھے تین موٹھ بھر عطا کریں۔(۱)

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! مجھے مال عطا فرمائیے، کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔فرمایا: لے لو۔انہوں نے اپنے کپڑے میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ سکے عرض گزار ہوئے، کسی کو اٹھوانے کا حکم فرمائیے۔فرمایا: نہیں، عرض گزار ہوئے تو خود اٹھوا دیجئے۔فرمایا: نہیں۔تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور لے کر چلے گئے ان کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی نگاہیں اس وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں جب تک وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔الغرض!

فَمَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

اور جب رسول اللہ ﷺ وہاں سے اٹھے تو ایک درہم بھی باقی نہ تھا۔(۲)

---

(۱) المصنف لابن ابی شيبة ، كتاب الاوائل ، باب اول ما فعل ومن فعله ج ۱۰ ، ص ۱۷۰

(۲) صحيح بخاری ، كتاب الجزية، باب ما اقطع النبی ﷺ من البحرين ، رقم الحديث : ۲۹۹٤ ج ۳ ، ص ۱۱۵٤

حضرت حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ

بَعَثَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِثَمَانِ مِئَةِ أَلْفٍ مِنْ خَرَاجِ الْبَحْرَيْنِ ، وَكَانَ أَوَّلُ خَرَاجٍ قَدِمَ بِهِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ اسّی ہزار دراہم تھے جو علاء بن حضرمی نے بحرین کے خراج سے بھیجا تھا۔ اور یہ پہلا مال تھا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔(۱)

قربان جائیں اس پیکرِ جود وسخا ﷺ کے جنہوں نے اسّی ہزار درہم حاجت مندوں میں لٹا دیئے اور اپنے لیے ایک درہم تک نہ رکھا۔

نبیٔ کریم ﷺ کی سخاوت حد قیاس سے بھی ماوراء ہے۔ آپ ﷺ کی سخا کا اندازہ آپ کی عطا سے ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن قبیلے کا مال عطا فرمایا تو:۔

فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رِجَالًا اَلْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ

نبیٔ کریم ﷺ نے بعض اصحاب کو سَو سَو اونٹ تک مرحمت فرمائے۔(۲)

وضاحت:

قبیلۂ ہوازن کے لوگ حنین کے مقام پر رہتے تھے۔ حنین ایک جنگل ہے جو کہ مکّہ معظّمہ اور طائف کے درمیان ہے۔ غزوۂ حنین فتح مکہ کے بعد واقع ہوا حضرت دائی حلیمہ

---

(۱) المصنف لابن ابی شیبة ، کتاب الاوائل ، باب اول ما فعل ومن فعله ج ۱۰ ، ص ۱۷۰

(۲) صحیح بخاری ، کتاب المغازی، باب غزوة الطائف، رقم الحدیث : ٤٠٧٤، ج ٤ ، ص ١٥٧٤

سعد یہ رضی اللہ عنہا اسی قبیلہ سے تھیں۔ غزوۂ حنین میں جتنے لوگ قید ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے تمام کو آزاد فرما دیا۔(۱)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی رضاعی والدہ کی نسبت سے وہاں کے لوگوں کے ساتھ خصوصی شفقت کا برتاؤ فرمایا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غزوۂ حنین کے بعد جب مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک اُس دن کی عَطا (نوازشات) سخی بادشاہوں کی عمر بھر کی سخاوت وبخشش سے زائد تھی، جنگل غنائم سے بھرے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرتے چلے آتے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب سب اَموال تقسیم ہو لئے ایک اَعرابی (یعنی عرب کے دیہات میں رہنے والے) نے رِدائے مبارک (یعنی چادر مبارک) بدنِ اقدس پر سے کھینچ لی کہ شانہ وپشتِ مبارک پر اس کا نشان بن گیا، اس پر اِتنا فرمایا: اے لوگو! جلدی نہ کرو، واللہ کہ تم مجھ کو کسی وقت بخیل نہ پاؤ گے۔(۲)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، تو کچھ بدوی لوگ حضور اکرم ﷺ سے لپٹ گئے اور آپ ﷺ سے غنیمت مانگنے لگے حتّٰی کہ آپ کو ایک خار دار درخت کی طرف لے گئے، آپ ﷺ کی چادر

---

(۱) مرأة المناجيح شرح مشكوٰة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب فی اخلاقه وشمائله ج ۸، ص ۷۰

(۲) صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب الشجاعة فی الحرب ـــ الخ، ج ۲، ص ۲٦۰ رقم الحديث: ۲۸۲۱